

حالت یہ ہے کہ اتنی طاقت ہی نہیں، جو دکھ سہ لینے اور مصیبتیں جھیل لینے کے لیے ضروری ہے۔ لطف یہ کہ محض دکھوں کا ذکر نہیں کیا، بلکہ دکھوں، مصیبتوں اور پریشانیوں سے لذت اندوز ہونے کا ذکر کیا۔ "لذت آزار" دو وجہ سے قابلِ توجہ ہے۔ اول یوں کہ جب تک شوق سے دکھ نہ اٹھائے جائیں، عشق کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا، دوم یہ کہ اگر دکھ اٹھانے میں ایک خاص لذت نہ ہو تو کون اسے قبول کرے گا اور کیونکر ممکن ہے کہ اس حالت میں اصل مقصدِ عشق کے لیے سعی و کوشش جاری رہے؟

۵۔ لغات - شوریدگی : دیوانگی، پریشانی، آشفٹگی۔

شرح : حالت جنوں میں پریشانی اور آشفٹگی کا یہ عالم ہے کہ سر کندھوں کے لیے ایک مصیبت خیز بوجھ بن گیا ہے، لیکن صحرا میں بسر ہو رہی ہے۔ وہاں کوئی دیوار بھی تو موجود نہیں کہ اس سے سر پھوڑ لوں اور اس وبال سے نجات پاؤں۔

۶۔ شرح : ضعف کی شدت کا یہ عالم ہے کہ اس میں رقیبوں سے دشمنی کی سمائی تو کیا ہوتی، خود محبوب کی آرزو بھی باقی نہیں رہی۔

شعر کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ محبوب کی آرزو باقی نہیں رہی۔ مرزا کا مطلب ضعف کی انتہا ثابت کرنا ہے اور اس کے لیے اس سے بہتر پیرایہ کوئی نہیں ہو سکتا تھا کہ اتنا کمزور ہو چکا ہوں دل میں محبوب کے لیے آرزو بھی موہوم سی نظر آتی ہے۔

۷۔ شرح : اے محبوب! میری درد بھری فریاد و فغاں سے ڈر اور خدا کا خوف کر۔ کیا یہ فریاد و فغاں اس پرندے کا درد بھرا گیت ہے جو پتھرے میں بند ہے، مطلب یہ کہ میری فریاد و فغاں ایسی بے اثر نہیں، جیسی کسی قیدی پرندے کی صدا ہو سکتی ہے۔

۸۔ لغات - روکشی : مقابلہ